اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے

ازافادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عنوانات و حواشی: مولانا خلیل احمد تھانوی استاد جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)
نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور
فون: 6551774

لاہور آفس: **یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ**
پوسٹ بکس نمبر 2074 لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54000 ☎ 6370371 - 042-6373310

دِل میرا ہو جائے اِک میدانِ ہُو
تو ہی تُو ہو، تُو ہی تُو ہو، تو ہی تُو

غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر
تُو ہی تُو آئے نظر دیکھوں جِدھر

ہو میرے تن میں بجائے آب و گِل
دردِ دِل ہو، دردِ دِل ہو، دردِ دِل

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: انجمن احیاءُ السنّۃ (رجسٹرڈ)
نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 6551774 -

نام کتاب : اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے

ازافادات : حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

عنوانات و حواشی : مولانا خلیل احمد تھانوی استاد جامعہ دار العلوم الاسلامیہ۔ لاہور

سرورق : خواجہ محمد افضل (اینگلز۔ کمیونیکیشنز)

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہ قائد اعظم ○ لاہور

پوسٹ بکس نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6373310

فیکس: 042-6370371

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920

- 6551774:

نگران اشاعت ڈاکٹر عبد المقیم خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

32 راجپوت بلاک نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور فون: 042-6551774-

Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

فہرست

عقیدہ کی اہمیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَعَلَیۡنَا مَعَھُمۡ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ٥

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ لاتعداد ہیں۔ ان نعمتوں میں سب سے افضل و اعلیٰ نعمت ایمان کی دولت ہے۔ اور اس کی حفاظت اشد ضروری ہے۔ ہر شخص کے ذمہ لازم ہے کہ ہر وقت اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے تاکہ اس میں کسی قسم کی کمی نہ واقع ہو۔ ایمان کی درستگی کا مدار عقائد کی درستگی پر ہے۔ اگر ایمان درست ہے تو جنّت میں داخلہ ممکن ہے اور اگر خدانخواستہ عقائد میں خلل و کوتاہی ہے تو عذابِ آخرت سے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ اس لیے کہ ؎

ان العقائد کلھا   اُسٌ لاسلام الفتی

ان ضاع امر واحد   من بینھن فقد غوی

سارے کے سارے عقائد انسان کے اسلام کے لیے بُنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر اس میں سے ایک بھی ضائع کردے گا تو گمراہ ہوجائے گا۔

شریعت مطہرہ دو اجزاء سے مُرکّب ہے۔ ایک عقیدہ دوسرا عمل۔ اگر عمل میں کچھ کمی بھی رہ جائے تو اللہ پاک سے اُمید ہے کہ مُعاف فرمادیں گے یا اس عمل کے بقدر عذاب بُھگت کر انسان جنّت میں چلا جائے گا۔ بدعملی کی وجہ سے دائمی عذاب نہیں ہے لیکن اگر عقیدہ خراب ہوجائے تو

اس کے لیے دائمی عذاب ہے۔ عقیدہ اور عمل کے فرق کو اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ عقیدہ مثل عدد کے ہے اور عمل مثل صفر کے ہے کہ بغیر عدد کے صفر بیکار ہے۔ چاہے کتنے ہی صفر آپ جمع کر لیں ان کی اس وقت کوئی حقیقت نہیں جب تک ان کے ساتھ عدد نہ ملے۔ جب کہ ایک کا عدد بغیر صفر کے بھی کار آمد ہے۔ اگرچہ زیادہ مفید نہ ہو۔ اسی طرح جب صحیح عقیدے کے ساتھ عمل مِل جائے تو وہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ کا مصداق ہو جاتا ہے کہ عدد ایک کے ساتھ صفر ملتے ہی دس بن جاتا ہے لیکن صفر میں شرط یہ بھی ہے کہ وہ ایک کے ساتھ دائیں طرف لگے تب دس بنے گا ورنہ بیکار ہے۔

اِسی طرح صحیح عقیدے کے ساتھ جب عمل سُنّتِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق ہوگا تو بہت مُفید ہوگا اور اگر عمل خلافِ سُنّت ہے تو اتنا مفید نہیں۔ ہاں عدد (یعنی عقیدہ) کا فائدہ پھر بھی حاصل ہوگا کہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے بچ جائے گا۔ اس مثال سے وہ اعتراض بھی رفع ہو گیا جو عام طور پر لوگ کیا کرتے ہیں کہ اگر ایک کافر یا مُشرک اچھے اعمال کرتا ہے تو کیا وہ پھر بھی ہمیشہ کے لیے دوزخ میں جائے گا جب کہ بدعمل مسلمان عذابِ گناہ بُھگت کر بالآخر جنّت میں جائے گا۔ جواب ظاہر ہے کہ اس کے پاس ایک ہی نہیں ہے (یعنی صحیح عقیدہ) جو جنّت میں داخلے کی اوّلین شرط ہے اور کثرتِ عمل اس کے بغیر مثلِ صفر ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں نیز مُسلمان کا جنّت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا اور کافر کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا جب کہ عمل دونوں کا ایک مُدّت محدود پر مبنی ہے۔ اس کی وجہ دونوں کی نیّت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (اعمال کا دارو مدار نیّوں پر ہے۔) کافر کی چونکہ یہ نیّت ہے اگر ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہوں تو کُفر ہی کرتا رہوں گا اور مُسلمان کی یہ نیّت ہے کہ اگر ہمیشہ زندہ رہوں تو اسلام پر ہی رہوں گا۔ اس نیّت کی

وجہ سے ہمیشہ کی جنّت یا ہمیشہ کی دوزخ مقدّر ہوگئی۔ نیز حضرت تھانویؒ اپنے وعظ المراد پر اس شُبہ کے رَدّ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ یہاں سے یہ شُبہ بھی دُور ہو گیا ہوگا جو بعض رحم دل لوگوں کے دلوں میں آیا کرتا ہے کہ کافروں کے لیے ہمیشہ کے لیے خلود فِی النَّار کیوں مقرر ہوا۔ کفر تو اُس نے کیا۔ تھوڑی مُدّت تک یعنی دُنیا کی زندگی میں اور سزا ہمیشہ کے لیے جہنّم۔ یہ تو بظاہر عدل کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ تو بات یہ ہے کہ کافر نے حق تعالیٰ کے ساتھ جب شرک و کُفر کیا تو اس نے حق تعالیٰ شانہٗ کے حقوق غیر متناہیہ کو ضائع کیا اور حقوق غیر متناہیہ پر سزا غیر متناہی موافق قاعدہ عقل کے ہے۔ اس لیے اشد ضروری ہے کہ ہم عقیدے درست کریں۔ اجمالی طور پر سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا ذکر ایمان مفصّل میں کیا گیا۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ ترجمہ:۔ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسُولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کا اچھا اور بُرا ہونا اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر۔ حضرت تھانویؒ نے انہی چیزوں کے ساتھ کچھ دوسری چیزوں کے بارے میں کس قسم کے عقائد رکھنے چاہئیں ان کو قدرے تفصیل سے بہشتی زیور میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بارے میں محترم جناب غلام سرور صاحب دامت برکاتہم نے احقر سے کہا ہے کہ حکیم الاُمّت مولانا اشرف علی تھانوی نے جو ضروری ضروری عقائد بہشتی زیور میں لکھے ہیں۔ اگر تم ان پر عنوانات لگا کر مشکل الفاظ کو حاشیہ میں حل کر دو تو ہم ان کو طبع کر دیں گے تاکہ عام مُسلمان اس سے استفادہ کر کے کم از کم اپنے عقائد درست کر لیں اور دوزخ کے دائمی عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

میں نے اس اُمید پر کہ شاید اللہ ربّ العزت مجھے بھی اس عمل کی برکت سے عذابِ آخرت سے محفوظ فرمائیں۔ ان کے اس حکم کو تسلیم کرتے ہوئے مُشکل الفاظ کی تشریح کر دی ہے اور عنوانات بھی قائم کر دیے ہیں۔ بعض الفاظ پر بہشتی زیور کا حاشیہ من وعن نقل کر دیا ہے۔ اس حاشیہ کے آخر میں "منہ" لکھ دیا ہے تا کہ میرے لکھے ہوئے حاشیہ سے فرق ہو جائے۔ نیز پیغمبروں سے متعلق عقائد کے بیان میں کچھ اضافہ مفتی عبد القدوس ترمذی صاحب کے رسالے عقائد اہلِ سُنّت والجماعت سے کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق عقائد ذکر کیے ہیں جو علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب "العقائد المہند" سے ماخوذ ہیں جس کی تصدیق دیگر اکابر کے ساتھ خود حضرت تھانویؒ نے بھی کی ہے۔ احقر نے اس پر بھی عنوانات قائم کر دیئے ہیں اور جہاں سے اس رسالہ کا مضمون شروع ہو رہا ہے۔ حاشیہ میں اس کی نشاندہی کر دی ہے اور جہاں ختم ہوتا ہے اس کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔

ضروری عقائد کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی باتوں کے ذکر کرنے کی بھی ضرورت محسوس کی گئی ہے جن کے ارتکاب سے انسان کے ایمان میں خلل پڑتا ہے، اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے یا بعض ایسے بڑے گناہ جن میں اکثر لوگ مبتلا ہیں، جن میں سے بعض باتیں کھلی کُفر و شرک ہیں۔ بعض کفر و شرک کے قریب، بعض گُناہ کبیرہ، بعض بدعت وغیرہ تاکہ لوگ ان سے بچ سکیں۔ چنانچہ حضرت تھانویؒ ہی کی ایک دوسری تصنیف تعلیم الدین سے ایسی باتیں منتخب کر کے آخر میں درج کر دی گئی ہیں تاکہ ان سے بچنے کا اہتمام کیا جا سکے۔

جو احباب اس رسالہ سے استفادہ کریں وہ احقر کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائیں اور اس کو میرے لیے اور میرے والدین و اولاد کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

خلیل احمد تھانوی

اللہ تعالیٰ سے متعلق عقائد

عقیدہ[1] — تمام عالم[2] پہلے بالکل ناپید[3] تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ — اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا[4]۔ نہ اس کی کوئی بی بی[5] ہے۔ کوئی اس کے مقابل نہیں۔

عقیدہ — وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ — کوئی چیز اس کے مثل[6] نہیں۔ وہ سب سے نرالا[7] ہے۔

عقیدہ — وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے سُنتا ہے۔ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ وہی پُوجنے[8] کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی[9] نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزّت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔

---

[1] کسی چیز کو حق سمجھ کر دل سے سچ ماننا۔ [2] پورا جہان [3] بالکل موجود نہیں تھا۔
[4] نہ کوئی اُس کا بیٹا، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ [5] بیوی [6] اس جیسی [7] انوکھا۔
[8] عبادت کیے جانے کے قابل [9] شریک۔

ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں
گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔
روزی پہچاننے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے
زیادہ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے اور جس کو چاہے بلند کر دے جس کو چاہے
عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت
والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر[1] کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے
والا ہے۔ سمائی[2] والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس
کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی
نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی جلا[3] بخشتا ہے۔
وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی
ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ[4] قبول کرتا ہے جو سزا
کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہاں میں جو کچھ ہوتا

---

[1] یعنی اس کا ثواب دینے والا۔ [2] گنجائش و وسعت، برداشت کرنے والا۔
[3] وہ ہی زندگی دیتا ہے۔ [4] توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ ہو جانے پر اللہ
کے سامنے شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

ہے اُسی کے حُکم سے ہوتا ہے۔ اُس کے حُکم کے بغیر ذرّہ نہیں ہِل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے[1] ہُوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صِفتیں اس کو حاصِل ہیں اور بُری اور نُقصان کی کوئی صِفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عَقِیدَہ ـــ اس کی صِفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صِفت کبھی جا نہیں سکتی۔

عَقِیدَہ ـــ مخلوق کی صِفتوں سے وہ پاک ہے اور قرآن وحدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے تو ان کے معنی اللہ کے حوالہ کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے اور ہم کھود کرید کیے[2] بغیر اسی طرح ایمان لاتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے، وہ ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہی بات

---

[1] سنبھالے ہُوئے ہے۔ [2] بغیر جستجو کیے۔

بہتر ہے[1] یا اس کے کچھ مناسب معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔

تقدیر کے متعلق عقائد

عقیدہ — عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق[2] اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بُری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید[3] ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

عقیدہ — بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گُناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قُدرت نہیں ہے۔ گُناہ کے کام سے اللہ میاں ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ — اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے۔

عقیدہ — کوئی چیز اللہ کے ذمّے نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

پیغمبروں سے متعلق عقائد

عقیدہ — بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی

---

[1] جیسے کہ مثلاً قرآن میں آیا ہے کہ خُدا کا ہاتھ ہے تو اس کے معنی خُدا ہی کے سپرد کریں، خود کچھ نہ کہے اور اگر کہے تو مناسب معنی کہہ لے۔ جیسے قوت، لیکن پھر بھی یہ نہ سمجھے کہ یقیناً یہی مُراد ہے اس لیے کہ یہ اٹکل ہے۔ بس یہ سمجھے کہ یا تو یہی مُراد ہوگی یا اور کچھ اور یہ کام بڑے بڑے علماء کا ہے۔ ہر شخص کو معنی مقرر کرنا جائز نہیں۔ ۱۲ منہ۔ [2] مطابق۔ [3] راز۔

راہ[1] بتانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی اُن کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اُن کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ[2] کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السّلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السّلام، ابراہیم علیہ السّلام، اسحٰق علیہ السّلام، اسمٰعیل علیہ السّلام، یعقوب علیہ السّلام، یوسف علیہ السّلام، داؤد علیہ السّلام، سلیمان علیہ السّلام، ایّوب علیہ السّلام، موسیٰ علیہ السّلام، ہارون علیہ السّلام، زکریا علیہ السّلام، یحییٰ علیہ السّلام، عیسیٰ علیہ السّلام، الیاس علیہ السّلام، الیسع علیہ السّلام، یونس علیہ السّلام، لوط علیہ السّلام، ادریس علیہ السّلام، ذوالکفل علیہ السّلام، صالح علیہ السّلام، ہود علیہ السّلام، شعیب علیہ السّلام۔

عقیدہ:۔ سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی۔ اس

---

[1] سیدھا راستہ۔ [2] نبی کے اس خرقِ عادت کام کو کہتے ہیں جو اور کوئی نہیں کر سکتا، جیسے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے اور آپؐ کے بہت سے معجزات ہیں۔

لیے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم اُن پر ایمان[1] لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔

عقیدہ ــــ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہے اور آپؐ کے بعد کوئی نیا پیغمبر[2] نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپؐ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ــــ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالےٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکّہ سے بیت المقدّس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالےٰ کو منظور ہُوا پہنچایا اور پھر مکّہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہاں سے رسالہ اہل سُنّت والجماعت کا مضمون شروع ہے۔

---

[1] ایمان کے معنی یقین کرنا۔ پس مطلب یہ کہ ہم ان سب کو پیغمبر یقین کرتے ہیں اور خدا کا بھیجا ہُوا مانتے ہیں ۱۲ منہ۔ [2] نہ حقیقی نہ بروزی جو شخص آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھُوٹا ہے۔ جیسے اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہُوا ہے۔ سو عالموں نے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ اور قادیانیوں سے نکاح حرام ہے۔ ۱۲ منہ

روضۂ اقدس کے متعلق عقائد

عقیدہ ـــــ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے روضہ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ اگرچہ سفر کرنے اور جان مال خرچ کرنے سے نصیب ہو۔ (المھند ص۱۰)

عقیدہ ـــــ مدینہ منورّہ کو سفر کے وقت زیارت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نیّت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی کی اور دیگر مبارک جگہوں کی بھی نیّت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علاّمہ ابن ہمامؒ نے فرمایا ہے کہ خالص قبر مبارک کی نیّت کرے۔ اس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی تائید آپؐ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ "جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں"۔ (المھند ص ۱۱)

عقیدہ ـــــ زمین کا وہ حصّہ جو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسد اطہر کو چھوئے ہوئے ہے سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المھند ص۱۱)

انبیاء کے توسط سے دُعا

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دُعاؤں میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ

جائز ہے ان کی زندگی میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مثلاً یوں کہے کہ اے اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ دُعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔ (المھند ص ۱۴)

عقیدہ ـــــ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرتؐ میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔

درود و سلام کے متعلق عقائد

عقیدہ ـــــ اگر کوئی شخص آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ و سلام پڑھے تو اس کو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپؐ تک پہنچاتے ہیں۔ (طحطاوی ص ۴۴۸)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے سماع (سُننے) میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

حکیم الاُمّت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں "سلام سُننا نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ اور سلام کا جواب دینا یہ تو دائماً (ہمیشہ) ثابت ہیں۔ (نشر الطیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! البتہ ضرور عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السّلام نازل ہوں گے اور مَیں اُن کے سلام کا ضرور

جواب دُوں گا۔ (الجامع الصغیر وقال صحیح)

حیات النبیؐ سے متعلق عقائد

عقیدہ ــــ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اور تمام انبیاء علیہم السّلام اور شہداء اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیات دُنیا کی سی ہے۔ بلا مکلّف ہونے کے اور یہ صرف رُوح مُبارک کی زندگی نہیں ہے۔ جو سب آدمیوں کو حاصل ہے بلکہ رُوح مبارک کے تعلق سے جسدِ اطہر کو بھی حیات حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "حضرات انبیاء علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں"۔

حضرت علّامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "الانبیاء احیاء" سے حضرات انبیاء علیہم السّلام کے مجموع اشخاص مراد ہیں نہ صرف ارواح یعنی انبیاء علیہم السّلام اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ (تحیۃ الاسلام ص ۳۶)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے۔ جمہور اُمّت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا

اور سب بزرگان دیوبند کا ہے۔ (ماہنامہ الصدیق ۱۳۷۸ھ)

مفتی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا سیّد مہدی حسن صاحب رح تحریر فرماتے ہیں کہ "آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں۔ آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود پڑھتا ہے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود سُنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں (ماہنامہ الصدیق مذکور)

عقیدہ:— بہتر یہ ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے، اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔

عقیدہ:— ہمارے نزدیک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اسی طرح تمام انبیاء علیہ السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اُمّت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پہنچایا جاتا ہے۔ (طبقات الشافعیہ ص ۲۸۶ ج ۳)

صلوٰۃ وسلام پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع دیتے ہیں، آج کل صلوٰۃ وسلام کے پہنچنے کی جو یہ مُراد بتلائی جا رہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام کا ثواب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ اجماعِ اُمّت کے خلاف ہے۔ (المھند)

نبوّت وختمِ نبوت کے متعلق عقائد

عقیدہ ـــــ ہمارے نزدیک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔ (المهند)

عقیدہ ـــــ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیّدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے قرب میں کوئی شخص آپؐ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام انبیاءؑ اور رُسل علیہم السّلام کے سردار اور خاتم ہیں۔ (المهند ص ۲۰)

عقیدہ ـــــ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار محمد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور یہ ثابت ہے قرآن، حدیث اور اجماع امت سے جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

مدعیانِ نبوّت ومنکرینِ نبوت کے متعلق عقائد

عقیدہ ـــــ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا مدعی نبوّت و

مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ: جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کے اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ (المھند ص ۴۴)

عقیدہ — جو شخص اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہِ ایمان سے خارج ہے۔ (المھند)

عقائد بابت علم نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

عقیدہ — ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ سیّدنا محمد رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہُوئے ہیں۔ مخلوق میں سے کوئی بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علمی مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسُول۔ اور بے شک آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اوّلین و آخرین کا علم عطا ہُوا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہر وقت ہر چیز کا علم ہو کہ اگر کسی واقعہ کا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو علم نہ ہو اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے آگاہ ہو تو آپ صلّی اللہ

علیہ وسلّم کے ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علم میں نقص آجائے

عقیدہ — ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المہند ص ۲۷)

ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق عقائد

عقیدہ — ہمارے نزدیک حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب ثواب ہے خواہ کوئی بھی درود شریف ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود شریف ہے جس کے لفظ بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہیں۔ (المہند ص ۲۹)

عقیدہ — وہ تمام حالات جن کا حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ذرا سا بھی تعلّق ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت مبارکہ کا ذکر ہو یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہو۔ (المہند ص ۳۱)

عقائد بابت نیند و خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم (اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السّلام) کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا کیونکہ نیند میں آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صرف آنکھیں مبارک

سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ (نشر الطیب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری ج ا)

عقیدہ:۔ انبیاء علیہ السلام کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔ "رؤیا الانبیاء وحی" کہ نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (بخاری ج ا ص ۲۵)

عقیدہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ صفوں کو سیدھا کیا کرو، کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف ج ا ص)

ائمہ اور اولیاء کی بابت عقائد

عقیدہ:۔ اس زمانہ میں واجب ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے۔ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت ابو حنیفہ رح کے مقلد ہیں۔ (المہند ص ۱۷)

عقیدہ:۔ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ (المہند ص ۱۷)

عقیدہ — مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے، نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔ (المہند ص ۱۸)

عقیدہ — ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالٰے سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچّا اور واقع کے مطابق ہے۔ اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم کرے وہ کافر، ملحد و زندیق ہے۔ اور اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند)

راقم الحروف! احقر سیّد عبدالقدوس ترمذی

یہاں مضمون رسالہ عقائدِ اہلِ سُنّت اختتام پذیر ہوا۔

فرشتوں اور جنوں سے متعلق عقائد

عقیدہ — اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کرکے اُن کو ہماری نظروں سے چھپادیا ہے۔ اُن کو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالے ہیں وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگادیا ہے اس میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرائیل[1] علیہ السلام، حضرت میکائیل[2] علیہ السلام، حضرت اسرافیل[3] علیہ السلام، حضرت عزرائیل[4] السلام،

عقیدہ — اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے۔ وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ اُن کو جن کہتے ہیں۔ اُن میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ اُن کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ اُن سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

اولیاء اللہ سے متعلق عقائد

عقیدہ — مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے

[1] ان کا کام انبیاء پر وحی لانا ہے۔ [2] ان کا کام بارش برسانا ہے۔ [3] ان کا کام صور پھونکنا ہے جس سے ساری دُنیا ختم ہوجائے گی۔ [4] ان کا کام رُوح نکالنا ہے۔ ان کو ملک الموت بھی کہتے ہیں۔

بچتا ہے اور دُنیا سے مُحبّت نہیں رکھتا اور پیغمبرِ خُدا کی ہر طرح خُوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ — ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ — اللہ کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع کا پابند[1] رہنا فرض ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ — جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ اللہ کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے[2] کی بات دکھائی دیوے تو وہ جادو ہے یا نفسانی[3] اور شیطانی دھندہ ہے۔ اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

عقیدہ — ولی لوگوں کو بعض بھید[4] کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو

---

[1] شریعت کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ [2] انوکھی بات [3] نفسانی سے یہ مطلب ہے کہ کوئی تصرّف کیا ہے اور شیطانی سے یہ مُراد ہے کہ جن وغیرہ اس کے تابع ہوں۔ [4] راز

جاتی ہیں۔ اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رَدّ[1] ہے۔

عقیدہ — اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتا دیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

آسمانی کتابوں سے متعلق عقائد

عقیدہ — اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اُتاریں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دین کی باتیں سُنائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ السلام کو۔ اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آئے[2] گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا

---

[1] قبول نہیں کی جائے گی۔ [2] نہیں آئے گی۔

رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی[1] کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

صحابہ سے متعلق عقائد

عقیدہ:- ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے۔ اُن کو صحابی[2] کہتے ہیں۔ اُن کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ اُن سب سے مُحبّت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ اگر اُن کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سُننے میں آئے تو اُس کو بھول چُوک سمجھے۔ اُن کی کوئی بُرائی نہ کرے۔ اُن سب میں سب سے بڑھ چڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر اسلام کے بعد اُن کے جانشین ہوتے اور دین کا بندوبست کیا اس لیے یہ ان کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ تمام اُمّت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ اُن کے بعد حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ اِن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

---

[1] نگرانی [2] بشرطیکہ وہ دیکھنے والا مسلمان ہی مرا ہو۔ اور جس نے مُسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اور مُسلمان ہی مرا وہ تابعی ہے اور جس نے تابعی کو اسی طور سے دیکھا وہ تبع تابعی ہے۔ ان سب کی بزرگی حدیث میں خصوصیت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔

عقیدہ:۔۔۔ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ:۔۔۔ پیغمبر اسلامؑ کی اولاد اور بیبیاں[1] سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

عقیدہ:۔۔۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسولؐ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسولؐ کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

قرآن و حدیث سے مستنبط احکام سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔۔۔ قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر[2] کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا[3] بد دینی[4] کی بات ہے۔

---

[1] بیویاں۔ [2] ہیر پھیر کر۔ [3] معنی بنالینا۔ [4] بے دینی۔

عقیدہ:— گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ:— گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اُس کو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ:— اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نااُمید[1] ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ:— کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اُس کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ:— غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم بھی ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ:— کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت[2] کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لے کر اللہ و رسول ؐ نے لعنت کی ہے یا اُن کے کافر ہونے کی خبر دی ہے اِن کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

قبر اور عالم برزخ سے متعلق عقائد

عقیدہ:— جب آدمی مر جاتا ہے۔ اگر گاڑا جائے[3] تو گاڑنے[4] کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے

---

[1] مایوس ہو جانا کہ اب تو وہ مجھے نہیں بخشے گا۔ [2] لعنت سے مُراد خدا کی رحمت سے دُور کرنا یعنی یوں دعا کرنا کہ فلاں پر خدا کی لعنت ہو۔ [3] دفن کیا جائے [4] دفن کیے جانے کے بعد۔

پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار[1] کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟[2] اگر مُردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لیے سب طرح کی چین[3] ہے۔ جنّت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے۔ اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اُس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے مگر یہ سب باتیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ ہم لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ —— مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے، دکھلایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنّت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہیں۔

---

[1] پرورش کرنے والا۔ [2] یا تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صُورت دکھا کر دریافت ہوتا ہے یا آپؐ کے حالات بتا کر دریافت ہوتا ہے۔ [3] سکون، امن

عقیدہ — مُردے کے لیے دُعا کرنے سے کچھ خیرات دے کر بخشنے سے اُس کو ثواب[1] پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

قیامت و آخرت سے متعلق عقائد

عقیدہ — اللہ و رسولؐ نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السّلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجّال[2] نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اُس کو مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج[3] بڑے زبردست لوگ ہیں وہ زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا اُدھم[4] مچاویں گے پھر اللہ کے قہر[5] سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا مغرب کی طرف سے آفتاب[6] نکلے گا قرآن مجید اُٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دُنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوائے اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ — جب ساری نشانیاں پُوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہو گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام اللہ کے حُکم سے صُور پھُونکیں گے۔ یہ صُور

---

[1] اسی طرح قرآن پڑھ کر بخشنے سے۔ [2] یہود کی قوم سے ایک جھوٹا شخص آخیر زمانہ میں پیدا ہو گا۔ [3] دو مفسد اور جھگڑالو قومیں اِن کا ذکر قرآن اور انجیل میں آیا ہے۔ [4] بہت فساد مچائیں گے۔ [5] خدا کا عذاب۔ [6] سُورج۔

ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اِس صُور کے پھُونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے۔ تمام مخلوقات مَر جاوے گی اور جو مَر چکے ہیں اُن کی رُوحیں بے ہوش ہو جاویں گی مگر اللہ تعالےٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مُدّت اِسی کیفیت پر گزر جاوے گی۔

دوبارہ زندہ کیے جانے اور وزنِ اعمال سے متعلق عقائد

عَقِیْدَہ:- پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاوے[1] تو دوسری بار پھر صُور پھونکا جائے گا۔ اُس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاوے گا۔ مُردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سَب اِکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروںؑ کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبرِ اسلامؐ سفارش کریں گے۔ ترازو[2] کھڑی کی جاوے گی۔ بھلے بُرے[3] عمل تولے جاویں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ بعضے بے حساب[4] جنت میں جاویں گے۔ نیکیوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور

---

[1] پوری دُنیا ختم ہونے کے بعد پھر سب پیدا ہو جائیں۔ [2] وزن اعمال کے لیے ایک ترازو نصب کی جائے گی، ترازوؤں کی مختلف اقسام ہیں جیسے آجکل سردی گرمی کو تولنے کے لیے تھرمامیٹر ہوتا ہے ایسے ہی وزنِ اعمال کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کوئی ترازو بنا دیں گے۔ [3] اچھے بُرے۔ [4] بغیر حساب کتاب۔

بَدوں[1] کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی اُمّت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُل صراط پر چلنا ہوگا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت[2] میں پہنچ جاویں گے۔ جو بَد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنّت دوزخ سے متعلق عقائد

عقیدہ:۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھّو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت[3] کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ:۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں[4] کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

---

[1] بُروں [2] جنّت۔ [3] جھیل کر۔ [4] جنّتیوں کو۔

متفرق ضروری عقائد

عقیدہ۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ — شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دے گا۔

عقیدہ — جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسولؐ نے اُن کا بہشتی ہونا[1] بتلایا ہے۔ اُن کے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اُس کی رحمت سے اُمّید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ — بہشت[2] میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذّت میں تمام نعمتیں ہیچ[3] معلوم ہوں گی

عقیدہ — دُنیا میں جاگتے ہُوئے اللہ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

لہ جنتی ہونا جیسے عشرہ مُبشرہ۔ ۲ہ جنّت۔ ۳ہ کم درجہ معلوم ہوں گے۔

عقیدہ — عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ[1] ہوتا ہے اُسی کے موافق[2] اُس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ — آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مُسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے[3] لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ توبہ[4] قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

اقتباسات تعلیم الدین

شرک و بدعات اور رسوم کی بُرائی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ

---

[1] انتقال ہوتا ہے۔ [2] مطابق۔ [3] سانس اُکھڑنے لگے۔ [4] توبہ سے مُراد کُفر اور شرک کے سوا اور گناہوں سے توبہ کرنا اور ایمان سے مُراد کُفر سے توبہ کرنا اور مسلمان ہو جانا ہے۔

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ۝ [لے]

آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۲۰ پارہ نمبر ۵ سورہ النسآء

لے اور جو شخص رسُول کی مخالفت کریگا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور مُسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہولیا، تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لیے منظور ہو گا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وُہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے جس کو خُدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا اور میں اُنکو گمراہ کروں گا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤں گا اور

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے' اس لئے بعد ذکر عقائدِ اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے بُرے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں' تاکہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے' بعضی بدعت و ضلالت' بعضی مکروہ و معصیت' غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔

اشراک فی العلم[1]

(علمِ الٰہی میں غیر کو شریک کرنا)

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ: میں انکو تعلیم دوں گا جس سے وہ چارپاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنا دے گا وہ صریح نقصان میں واقع ہو گا۔ شیطان ان لوگوں سے وعدہ کیا کرتا ہے اور ان کو ہوسیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱۵ تا ۱۲۰۔ بیان القرآن ص ۱۵۵ تا ۱۵۷ ج ۲۔

[1] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَط ۱۲ سورۃ الانعام آیت ۵۹

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا[1] یا کسی بزرگ کے کلام سے، فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرّف[2]

(اللہ کے کاموں میں کسی کو شریک کرنا)

کسی کو نفع نقصان کا مختار[3] سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا روزی اولاد مانگنا۔

اشراک فی العبادۃ[4]

(اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک)

---

[1] آج کل یہ جو اخبارات میں آتا ہے کہ آپ کا یہ دن کیسا گزرے گا ستاروں سے معلوم کرتے ہیں اس پر یقین کرنے کا بھی یہی حکم ہے [2] قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۱۴ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ آیت ۸۸ - ۸۹ [3] یہ سمجھنا کہ فلاں کو نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار ہے [4] لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ۔

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا[1]، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقشِ دیوار[2] کی طرح کھڑا رہنا، چھڑیں نکالنا، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا، کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی دوہائی دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا۔

اشراک فی العادۃ[3]

(امورِ عادیہ میں شرک)

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا[4]، کسی کے نام کا پیسہ بازو پر باندھنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا[5]، فقیر بنانا، علی بخش حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوت سمجھنا[6]، کسی جانور پر کسی

---

[1] کسی کے نام کی طرف منسوب کرکے جانور چھوڑ دینا اور اس کو ثواب سمجھنا اور اس کے ذبح کو گناہ سمجھنا۔

[2] ایسے ساکت کھڑے ہو جانا کہ دیوار پر بنی ہوئی تصویر کی طرح حرکت ہی نہ کرے۔ [3] وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا الی قول اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ سورۃ الانعام آیت ۱۳۶ تا ۱۴۴

[4] لڑکوں کو [5] ہندوؤں کی طرح پورا سر منڈا کر صرف ایک لٹ چوٹی کی طرح رکھنا [6] یہ سمجھنا کہ یہ چھوت کی بیماری ہے ہم کو بھی لگ جائے گی۔

کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا، لال کپڑا نہ پہننا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بُری تاریخ اور دن کا پوچھنا[1]، نجومی رمال[2] یا جس پر جن چڑھا ہُوا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون[3] لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا[4]، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شہنشاہ یا خداوند خدایگاں[5] کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

شعب ایمانیہ[6]

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسُولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالےٰ سے محبّت رکھنا، اوروں سے محبّت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل

---

[1] اس خیال سے کہ تاریخ ہمارے مناسب ہے اس میں کام کریں گے فائدہ ہوگا یا نقصان۔
[2] علمِ رمل جاننے والا [3] جیسے مشہور ہے کہ دیوار پر کوا بیٹھا ہے آج مہمان آئیں گے۔
[4] وظیفہ کی طرح پڑھنا [5] خداؤں کا خدا۔ [6] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ "فروع الایمان" میں بیان ہوتے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً نوجوانان نوتعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

نفسانیت کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت رکھنا، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم کا معتقد رہنا اور دُرود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے، خُدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا اُمیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربّانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا اور ترکِ شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربّانی سے راضی رہنا اور تواضع و فروتنی[1] اختیار کرنا، حیا کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر[2] گھمنڈ[3] اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ ترک کرنا اور غضب[4] ترک کرنا، حقیقتِ تواضع میں داخل ہے۔

توحیدِ ربّانی کا ناطق رہنا یعنی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ پڑھتے رہنا اور قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہنا، کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علمِ دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دُعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے

[1] عاجزی [2] بڑوں کا احترام چھوٹوں پر رحم کرنا [3] تکبّر [4] غُصّہ

اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت[1] کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے۔

ستر کو چھپا کر رکھنا[2] اور فرض اور نفل نماز پڑھنا' اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت[3] کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شبِ قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیتُ اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے' اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفّاروں کو ادا کرنا' نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا' اور عیال[4] کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا

---

[1] حسی نجاست جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ ناپاکی سے پاک ہونا، حکمی نجاست جیسے وضو و غسل فرض ہونا اس سے پاکی حاصل کرنا یعنی باوضو اور باغسل رہنا۔ [2] مرد کا ستر ناف سے گھٹنہ تک کا حصّہ ہے اور عورت کا پورا جسم سوائے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے اس حصّہ کو چھپانا فرض ہے۔ محرم نامحرم سب سے سوائے شوہر اور بیوی کے لیکن ان کو بھی بلا ضرورت ایک دوسرے کا ستر دیکھنا حیاء کے خلاف ہے [3] دعوت [4] بال بچّوں کے حقوق۔

اور ناتہ[1] داروں کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں[2] کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مُسلمین کا تابع رہنا اور مُسلمان حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اِصلاح کرتے رہنا اور خوارج[3] اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین النّاس میں داخل ہے۔

امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے اور حدود[4] کو جاری رکھنا اور بشرط پاتے جانے شرط کے اشاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے! اور قرض کسی حاجت مند کو دینا اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور مُعاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حُسنِ معاملہ میں داخل ہے۔

---

[1] رشتہ داروں [2] غلام باندیاں اب نہیں ہوتے جب اسلامی خلافت تھی تو کفّار جو قید ہو کر آتے وہ غلام کہلاتے تھے جس کے بہت فوائد تھے۔ حضرت کی کتاب المصالح العقلیہ میں اسکی حکمتیں لکھی ہیں [3] اسلام سے خارج ایک فرقہ۔ [4] اسلامی قوانین جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا اور زانی کو سنگسار کرنا وغیرہ۔

مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راستے سے ہٹا دینا۔ (تمت[1])

تمت

ترا آستاں اب کہیں چھوٹتا ہے
جدھر آ گئے ہم ادھر آ گئے ہم

نہ اب بت پرستی نہ اب مے پرستی
یہ سب چھوڑ کر تیرے گھر آ گئے ہم

(مجذوب)

---

[1] یہ ایمان کے ستر شعبے ہیں جن کو تعلیم الدین سے نقل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتے تاکہ ہمارا ایمان کامل ہو جاتے۔ اس سے قبل کچھ ایسے اعمال بھی تعلیم الدین ہی سے ذکر کیے گئے ہیں۔ جن میں مبتلا ہونے سے ایمان میں نقصان آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ جو احباب اس رسالہ سے استفادہ کریں وہ احقر اور اس کے اہل و عیال کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خلیل احمد تھانوی

اصلاح کا آسان نسخہ

منجملہ ارشادات عالیہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دُعا مانگو

اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ مَیں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ میں سخت نالائق ہوں۔ سخت خبیث ہوں سخت گنہگار ہوں۔ میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں۔ آپ ہی قوت دیجئے۔ میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں۔ آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے۔ اے اللہ جو گناہ مَیں نے اب تک کیے ہوں۔ انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرمایئے۔ گو مَیں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا۔ لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار اور اپنی اصلاح کی دُعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی۔ شان میں بھی بٹہ نہ لگے گا۔ دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی غرض غیب سے ایسا سامان ہو جاوے گا کہ آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

توبہ کا کمال

فرمایا کہ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جاوے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے ۔ دیکھئے بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے ۔

صحبت اولیاء

فرمایا جو شخص بخشش کا طالب ہو اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھے ۔ تمہارے اعمال میں ان کی صحبت سے برکت ہوگی ۔ اہل اللہ کے دل روشن ہیں ۔ پاس رہنے سے دل میں نور آتا ہے ۔ جب نور آتا ہے ظلمت و تاریکی بھاگ جاتی ہے ، شبہ جاتا رہتا ہے ۔ ان کا دیکھ لینا ہی کافی ہوتا ہے ۔

اتباع سنت سے محبوبیت کا راز

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ہیئت (وضع) بناتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے محبوب کا ہم شکل ہے ۔ پس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے (اللہ تک پہنچنے کا سب سے قریب راستہ ہے ۔)

(کمالات اشرفیہ)

اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے

عقیدہ — عُمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ[1] ہوتا ہے اُسی کے موافق[2] اُس کو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ — آدمی عُمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مُسلمان ہو اللہ تعالےٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے وقت جب دَم ٹوٹنے[3] لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اُس وقت نہ توبہ[4] قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

تمّت

ترا آستاں اَب کہیں چھوٹتا ہے
جدھر آگئے ہم اُدھر آگئے ہم

نہ اَب بُت پرستی نہ اَب مے پرستی
یہ سب چھوڑ کر تیرے گھر آگئے ہم

(مجذوبؔ)

---

[1] انتقال ہوتا ہے۔ [2] مطابق۔ [3] سانس اُکھڑنے لگے۔ [4] توبہ سے مُراد کُفر اور شرک کے سوا اور گناہوں سے توبہ کرنا اور ایمان سے مُراد کُفر سے توبہ کرنا اور مُسلمان ہو جانا ہے۔

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

دِل میں تیری یاد لب پر نام ہو
عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

تیرے سِوا معبودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سِوا مقصودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سِوا موجودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سِوا مشہودِ حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ

لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

D&C BY: [ANGLES] KHAWAJA AFZAL